نعمت علی کو شہید کیا۔ ساہیوال میں بشیر احمد و اظہر رفیق کو شہید کیا۔ صبح کی نماز پڑھتے ہوئے رمضان المبارک میں مسجد منزل گاہ سکھر پر بم مارا۔ دو مسلمان شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا اور قتل کیا۔

مرزائی اس قسم کی بے شمار دہشت گردیوں کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ پھر ان غنڈہ گردیوں کے باوجود خود کو عالمی اداروں کے سامنے مظلوم ظاہر کرتے ہیں۔ جیسا کہ حال ہی میں پاکستان کا دورہ کرنے والے "انٹرنیشنل جیورسٹس" کے سامنے بھی اسی دھوکہ دہی سے کام لیا۔

ان کی دہشت گردی اور وارداتت کے بہت سے واقعات آپ کو ذاتی طور پر اخبارات ورسائل کے ذریعہ یا قرب وجوار میں پیش آنے کی بنا پر معلوم ہوں گے۔

"عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" ایسے المناک واقعات پر مشتمل ایک یادداشت مرتب کرنا چاہتی ہے۔ آپ اس اس سلسلہ میں اپنی ذاتی معلومات، اخبارات ورسائل کے کٹنگ، دوست واحباب سے سنے ہوئے واقعات تحریری طور پر بھیج کر اس ملی خدمت میں تعاون فرمائیں۔ (مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان)

علامہ سمعانی سے ملاقات ماہنامہ الحق میں مولانا عبدالقیوم حقانی کی تحریر "علامہ سمعانی سے ملاقات" ایک نہایت ہی مفید اور حسین سلسلہ ہے۔ علامہ ابوسعید عبدالکریم بن محمد السمعانی کی کتاب "الانساب" کا قلمی نسخہ جو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔ اپنے موضوع کی جدت اور اہمیت کے پیش نظر اس لائق ہے کہ اسے زیور طبع سے آراستہ کیا جائے۔ جس میں موچیوں، کسانوں، چرواہوں، دست کاروں صنعت کاروں، تاجروں، کاریگروں، پارچہ بافوں، پارچہ فروشوں، درزیوں، دھوبیوں، روغن سازوں اور روغن فروشوں، قصابوں، حلوائیوں، آٹا پیسنے والوں، صابون سازوں اور صابون فروشوں، صیقل گروں، شیشہ گروں، لوہاروں، بڑھئیوں، لکڑہاروں، شکاریوں اور مزدوروں، الغرض معاشرے کے مختلف پیشوں سے منسلک اور مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے مشاہیر علماء، فقہا، محدثین، مفسرین، معلمین اور ائمہ اسلام کے عجیب انتہا انگیز اور انقلاب آفریں تعارفی حالات ۷۰۰ قلمی صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ جہاں مذکورہ بالا طبقات سے متعلق مشاہیر اسلام کو متعارف کرانے کا سہرا علامہ سمعانی کے سر ہے۔ وہاں علامہ سمعانی اور ان کی قلمی تحریر "الانساب" کو اردو میں متعارف کرانے کا سہرا فاضل اجل مولانا عبدالقیوم حقانی فاضل و مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سر بندھتا ہے۔ علامہ سمعانی کا حقیقت بیان قلم ہے اور اس پر مستزاد مولانا عبدالقیوم حقانی کے طرز بیان، اللہ اللہ! ایسا نقشہ کھینچتے ہیں جیسے قاری خود علامہ سمعانی کی اس بوقلموں محفل علم میں حاضر ہے اور علامہ سر بیٹھے سے تعلق رکھنے والے علماء کا تعارف قاری سے کرا رہے ہیں۔

یہ ایک عجیب اثر آفریں تذکرہ ہے۔ اور اس کے مطالعہ سے یہ حقیقت واشگاف ہوتی ہے کہ قرون

اولی کے علماء و محدثین خواہ کسی بھی عہدہ اور پیشہ سے تعلق رکھتے ہوں - کوئی قاضی ہو مفتی ہو - روغن ساز اور صابون ساز ہو - تاجر یا مزدور ہو تدریس اور معلمی کا کام نہ کرتا ہو اس زمانہ میں یہ بات ناقابل فہم تھی -

ایک آج کا دور ہے کہ موچی، نائی، قصاب، دھوبی، درزی، روغن ساز یعنی تیلی - لوہار - بڑھئی مزدوری اور دکانداری کا پیشہ ہنود کے زیر اثر رہنے کی وجہ سے اس قدر ہیچ سمجھا جاتا ہے کہ وہ علوم نبوت، حاصل کرنے کا اہل ہی نہیں سمجھا جاتا اور خود ان پیشوں سے تعلق رکھنے والے بھی یہ سمجھتے ہیں کہ علم دین حاصل کرنا ان کا کام نہیں ہے ان کا کام تو یہی پیسے (دولت) کمانا ہے - یہ تو بس علماء و فضلاء کے خاندانوں سے تعلق رکھنے والے افراد کا کام ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیشے اسی جہالت کی وجہ سے ہیچ اور حقیر ہو گئے - اگر یہ پیشہ ور اپنے پیشوں کے ساتھ ساتھ خود علم حاصل کرتے اور علم کی اشاعت بھی کرتے دوسروں کو بھی علم بانٹتے تو علم کی برکت سے کبھی ہیچ اور حقیر و ذلیل نہ گردانے جاتے -

اسلام میں شہید کے لہو کی بڑی اہمیت ہے - لیکن علم کی اہمیت اس سے بھی بڑھ کر ہے - شہیدوں کے لہو سے قومیں بنتی ہیں ع

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

لیکن علم شہیدوں کو بناتا ہے علم شہید پرور ہے - تو کیا علم ان پیشوں سے تعلق رکھنے والوں کو معزز نہیں بنا سکتا ؟ بقول اقبال ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

آج اس بات کا رونا ہے کہ پاکستان میں خواندگی کی شرح بہت کم ہے - میرے نزدیک اس کا ایک ہی حل ہے کہ ماضی کی طرح ہر پیشے سے تعلق رکھنے والے علم کے حصول اور علم کی اشاعت کو اپنا فریضہ سمجھیں بلکہ پیشہ بنا لیں - صدر مملکت سے لے کر ایک ادنی چپراسی (اگر وہ پڑھا لکھا ہے) تک اپنے ناخواندہ متعلقین کو روزانہ ۵ امنٹ بھی پڑھائیں تو خواندگی کا گراف کہیں سے کہیں پہنچ سکتا ہے - میرے خیال میں علامہ سمعانی کی کتاب "الانساب" کی وسیع پیمانے پر اشاعت و ترویج بھی اس مسئلے کا ایک حل ہے - اخبارات و رسائل اور ریڈیو ٹی وی کے ذریعے اس کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی جائے - تاکہ ہمارے عوام میں حصول علم کا جذبہ موجزن ہو - حصول علم کسی ایک خاندان کی میراث نہیں ہے - یہ سب مسلمانوں کی مشترکہ میراث ہے - اس میں سب کا حصہ ہے یہ الگ بات ہے کہ

دیتے ہیں بادہ ظرف قدح خوار دیکھ کر

آج کل کے تاجر، صنعت کار اور مالدار زیادہ سے زیادہ یہ کرتے ہیں کہ چندہ کر کے ایک مدرسہ کھول

دیتے ہیں لیکن نہ تو خود علم حاصل کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور نہ اپنی اولاد کو ان مدارس میں بھیجتے ہیں انہیں سکولوں کالجوں بلکہ کیڈٹ کالج وغیرہ بھیجتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ملک میں رائج اس دہرے تہرے نظام تعلیم سے بھی تعلیم کی اشاعت بڑھی نہیں ہے۔ بلکہ محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ جب تک پاکستان بلکہ تمام اہل اسلام میں بلالحاظ امیر غریب اور حاکم و محکوم یکساں نظام تعلیم یعنی اسلامی نظام تعلیم رائج نہیں کیا جائے گا خواندگی کی شرح میں اضافہ ناممکن ہے۔

پھر اس تذکرے میں آج کل کے معلمین اور متعلمین کے لئے بھی ایک سبق پنہاں ہے وہ یہ کہ تعلیم و تعلم کے ساتھ ساتھ بجائے دوسروں کے دست نگر بننے کے بقول اقبال ؒ

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے

حصول علم کے سلسلے میں میرے سامنے میرے والد صاحب سید عبدالواحد صاحب نور اللہ مرقدہ کی مثال ہے آپ نے ۵۸ سال عمر پائی۔ اسلامیات پر کتب پڑھنے کا شوق تو آپ کو شروع ہی سے تھا لیکن آخری عمر میں آپ کو قرآن شریف حفظ کرنے کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔ بار بار ایک ہی آیت کو دہراتے بلکہ ایک ایک لفظ کو بار بار دہراتے۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے عربی سیکھنے کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔ کاغذ قلم ہاتھ میں اور عبدالرحمن طاہر سورتی کی کتابیں "پیارے نبی کی پیاری زبان" نظر کے سامنے۔ الفاظ کے معنی اور گردانیں کاپیوں کی کاپیاں لکھ لکھ کر آپ نے سیاہ کر ڈالیں۔ غالباً آپ کے پیش نظر یہ حدیث تھی کہ:

"جو علم کے حصول کے لئے نکلا اور اسے موت آگئی وہ شہید ہے۔" پچھلے دنوں انتقال کر گئے آپ علم کی راہ کے شہید تھے۔ قارئین سے مغفرت کی دعا کی درخواست ہے۔

پروفیسر حافظ خالد محمود ترمذی۔ ٹانک

تہافت المغرب امام غزالی کی تہافۃ الفلاسفہ کی طرز پر مغربی افکار و نظریات، مغربی تہذیب، معاشرت مغربی تمدن، مغربی قوانین و اجتماع پر اسلامی نقطہ نظر سے تنقید و تعاقب اور اس کے مقابلہ میں اسلام کے انفرادی و اجتماعی نظام کی جامعیت اور فضل و تفوق۔

ڈاکٹر عبدالرحمن نجم ماہر نفسیات کی تازہ ترین تالیف ۳۱۶ صفحات پر مشتمل کتاب تہافت المغرب درج ذیل پتہ پر مفت طلب کی جا سکتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمن نجم۔ ۲۲۔ افتخار جنجوعہ کالونی۔ کھاریاں چھاؤنی۔

اعلان گم شدہ میرا بچہ خان بادشاہ عرصہ دراز سے لاپتہ ہے جس صاحب کو بھی اس کے سلسلہ میں معلومات ہوں ازراہ کرم درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ اصل بادشاہ۔ موضع تجوڑی تحصیل لکی مروت